روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 31/اکتوبر 2011ء 3ذی الحج 1432 ہجری 31/اخاء 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 247

سچا اور امین

حضرت ابوطالب نے قریش مکہ کے اصرار پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو دعوت حق سے رکنے کی تلقین کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت دلیرانہ اور لافانی جواب سن کر حضرت ابوطالب نے دو اشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے۔

اللہ کی قسم جب تک میں مرنہ جاؤں یہ لوگ تیرے قریب نہ پھٹک سکیں گے۔ تو نے مجھے اس دین کی طرف بلایا اور میں جانتا ہوں کہ تو میرا ہمدرد ہے اور تو سچا ہے اور امین بھی ہے۔

(دلائل النبوۃ بیہقی جلد2صفحہ 188)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اس درجہ پنجم میں خواہ درجہ پنجم وجود جسمانی کا ہے اور خواہ درجہ پنجم وجود روحانی کا ہے کامل خوبصورتی پیدا نہیں ہوتی کیونکہ ابھی روح کا اس پر فیضان نہیں ہوا۔ یہ امر مشہود ومحسوس ہے کہ ایک انسان گو کیسا ہی خوبصورت ہو جب وہ مرجاتا ہے اور اس کی روح اس کے اندر سے نکل جاتی ہے تو ساتھ ہی اس حسن میں بھی فرق آجاتا ہے جو اس کو قدرت قادر نے عطا کیا تھا۔ حالانکہ تمام اعضاء اور تمام نقوش موجود ہوتے ہیں۔ مگر صرف ایک روح نکلنے سے انسانی قالب کا گھر ایک ویران اور سنسان سا معلوم ہوتا ہے اور آب وتاب کا نشان نہیں رہتا۔ یہی حالت روحانی وجود کے پانچویں درجہ کی ہے کیونکہ یہ امر بھی مشہود ومحسوس ہے کہ جب کسی مومن میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس روح کا فیضان نہ ہو جو وجود روحانی کے چھٹے درجہ پر ملتی ہے اور ایک فوق العادت طاقت اور زندگی بخشتی ہے تب تک خدا کی امانتوں کے ادا کرنے اور ان کے ٹھیک طور پر استعمال کرنے اور صدق کے ساتھ اس کا ایمانی عہد پورا کرنے ایسا ہی مخلوق کے حقوق اور عہدوں کے ادا کرنے میں وہ آب وتاب تقویٰ پیدا نہیں ہوتی جس کا حسن اور خوبی دلوں کو اپنی طرف کھینچے اور جس کی ہر ایک ادا فوق العادت اور اعجاز کے رنگ میں معلوم ہو بلکہ قبل اس روح کے تقویٰ کے ساتھ تکلف اور بناوٹ کی ایک ملونی رہتی ہے کیونکہ اس میں وہ روح نہیں ہوتی جو حسن روحانی کی آب وتاب دکھلا سکے اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ ایسے مومن کا قدم جو ابھی اس روح سے خالی ہے پورے طور پر نیکی پر قائم نہیں رہ سکتا بلکہ جیسا کہ ایک ہوا کے دھکا سے مردہ کا کوئی عضو حرکت کر سکتا ہے اور جب ہوا دور ہو جائے تو پھر مردہ اپنی حالت پر آجاتا ہے ایسا ہی وجود روحانی کے پنجم درجہ کی حالت ہوتی ہے کیونکہ صرف عارضی طور پر خدا تعالیٰ کی نسیم رحمت اس کو نیک کاموں کی طرف جنبش دیتی رہتی ہے اور اس طرح تقویٰ کے کام اس سے صادر ہوتے ہیں۔ لیکن ابھی نیکی کی روح اس کے اندر آباد نہیں ہوتی اس لئے وہ حسن معاملہ اس میں پیدا نہیں ہوتا جو اس روح کے داخل ہونے کے بعد اپنا جلوہ دکھلاتا ہے غرض پنجم مرتبہ وجود روحانی کا گو ایک ناقص مرتبہ حسن تقویٰ کا حاصل کر لیتا ہے مگر کمال اس حسن کا وجود روحانی کے درجہ ششم پر ہی ظاہر ہوتا ہے جب کہ خدا تعالیٰ کی اپنی محبت ذاتیہ روحانی وجود کے لئے ایک روح کی طرح ہو کر انسان کے دل پر نازل ہوتی اور تمام نقصانوں کا تدارک کرتی ہے اور انسان محض اپنی قوتوں کے ساتھ کبھی کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ روح خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہ ہو۔ جیسا کہ حافظ شیرازی نے فرمایا ہے ؎

مابداں منزل عالی نتوانیم رسید ہاں مگر لطف تو چوں پیش نہد گامے چند

(براہین احمدیہ۔حصہ پنجم روحانی خزائن جلد21ص211)

خطبہ جمعہ حضورانور شام 6 بجے نشر ہوگا

مورخہ 4نومبر 2011ء بروز جمعۃ المبارک سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا Live خطبہ جمعہ پاکستانی وقت کے مطابق شام 6 بجے ایم ٹی اے انٹرنیشنل سے نشر ہوا کرے گا۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے پاکستان)

سالانہ اجتماع انصاراللہ کا التواء

مجلس انصاراللہ پاکستان کا سالانہ اجتماع امسال بوجوہ ملتوی کیا جاتا ہے۔ سال 2011ء میں یہ اجتماع نہیں ہوگا۔ ضلعی عہدیداران جملہ مجالس کو یہ اطلاع پہنچادیں۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

قربانی کی کھالوں کیلئے ٹینڈر

قربانی کی کھالوں کیلئے ٹینڈر مطلوب ہیں خواہشمند احباب اپنے ٹینڈر مورخہ 5 نومبر 2011ء کو شام 4:30 بجے تک دفتر صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیں۔ ٹینڈر مورخہ 5 نومبر 2011ء کو شام 5 بجے ٹینڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

1۔قربانی بکرا -/10,000روپے
2۔قربانی حصہ گائے -/5,000روپے

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

نفلی روزہ اور سحر و افطار کے اوقات

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق جمعرات کے نفلی روزہ کے انتظام میں سہولت کی خاطر ربوہ اور بعض دوسرے بڑے شہروں میں سحر و افطار کے اوقات (دسمبر 2011ء کے آخر تک) درج ذیل ہیں۔ احباب اسے محفوظ رکھیں اور استفادہ فرمائیں۔

ربوہ

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
3۔نومبر	4:58	5:19
10۔نومبر	5:04	5:14
17۔نومبر	5:10	5:10
24۔نومبر	5:16	5:07
1۔دسمبر	5:21	5:06
8۔دسمبر	5:27	5:06
15۔دسمبر	5:31	5:08
22۔دسمبر	5:35	5:11
29۔دسمبر	5:38	5:15

کراچی

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
3۔نومبر	5:22	5:51
10۔نومبر	5:26	5:47
17۔نومبر	5:30	5:44
24۔نومبر	5:34	5:42
1۔دسمبر	5:39	5:42
8۔دسمبر	5:43	5:43
15۔دسمبر	5:47	5:45
22۔دسمبر	5:51	5:48
29۔دسمبر	5:54	5:52

لاہور

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
3۔نومبر	4:57	5:12
10۔نومبر	5:02	5:07
17۔نومبر	5:07	5:03
24۔نومبر	5:13	5:00
1۔دسمبر	5:18	4:59
8۔دسمبر	5:23	4:59
15۔دسمبر	5:27	5:01
22۔دسمبر	5:31	5:04
29۔دسمبر	5:34	5:08

اسلام آباد

تاریخ	طلوع فجر	غروب آفتاب
3۔نومبر	5:03	5:14
10۔نومبر	5:09	5:09
17۔نومبر	5:14	5:04
24۔نومبر	5:20	5:00
1۔دسمبر	5:25	4:59
8۔دسمبر	5:30	4:59
15۔دسمبر	5:35	5:00
22۔دسمبر	5:39	5:03
29۔دسمبر	5:42	5:07

☆ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے اور ان دو دنوں میں روزہ رکھنے کو افضلیت دیتے تھے۔ یہی روایت حضرت حفصہ، حضرت ابوقتادہ، حضرت ابوہریرہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی صوم الاثنین والخمیس)

☆ حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ سوموار اور جمعرات کو اللہ کے حضور اعمال پیش کئے جاتے ہیں اس لئے میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل جب پیش ہو تو میں روزے کی حالت میں ہوں۔ (سنن الترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس)

☆ حضرت ابوقتادہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ سوموار اور جمعرات کو روزہ کیوں رکھتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ سوموار کو میں پیدا ہوا اور اسی روز مجھے مبعوث کیا گیا۔ یا یہ فرمایا کہ اسی روز مجھ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی۔

(صحیح مسلم کتاب الصوم باب استحباب صیام ثلاثۃ أیام من کل شھر)

مکرم فاروق محمد اسماعیل خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم

مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کا بیسواں سالانہ اجتماع

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کو مؤرخہ 17,16, اور 18 ستمبر 2011 کو اپنا 20 واں سالانہ اجتماع بمقام احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام برسلز میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اجتماع کا باقاعدہ آغاز 16 ستمبر بعد نماز جمعہ پرچم کشائی کی تقریب سے ہوا اجتماع کے افتتاحی اجلاس سے خاکسار نے خطاب کیا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم امیر صاحب بیلجیئم جناب حامد محمود شاہ صاحب نے کی اور دعا کروائی۔

اجتماع کے پہلے روز ہونے والے ورزشی مقابلہ جات میں کرکٹ، فٹبال، باسکٹ بال کے کوالیفائی راؤنڈ شامل تھے یہ مقابلے مشن ہاؤس کے نزدیک واقع ایک سکول کے گراسی گراؤنڈ میں منعقد ہوئے۔ گراؤنڈ سے واپسی پر نماز مغرب و عشاء باجماعت ادا کی گئیں نمازوں کی ادائیگی اور رات کے کھانے کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا آج کے ہونے والے مقابلوں میں مقابلہ حسن قراءت، حفظ قرآن اور حفظ قصیدہ کے مقابلے شامل تھے۔

دوسرے روز کا آغاز جماعتی روایت کے مطابق باجماعت نماز تہجد اور باجماعت نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن کریم سے ہوا اور بعد میں ہر یک خادم و طفل نے انفرادی تلاوت بھی کی۔ آج کے ہونے والے ورزشی مقابلوں میں والی بال اور رسہ کشی کے کوالیفائی راؤنڈ کے علاوہ کرکٹ اور فٹبال کے علاوہ باسکٹ بال کے فائنل مقابلے شامل رہے۔ دوسرے روز ہونے والے علمی مقابلوں میں نظم، نداء، مقابلۂ تقاریر (یہ مقابلہ فرنچ، فلامش اور اردو زبان میں منعقد ہوا) کے علاوہ بیت بازی کے مقابلے شامل تھے شام کو نماز مغرب و عشاء کی باجماعت ادائیگی اور کھانے کے بعد ٹیبل ٹینس کے کوالیفائی راؤنڈ بھی ہوئے۔

تیسرے روز کا آغاز بھی حسب روایت باجماعت نماز تہجد اور باجماعت نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن کریم سے ہوا اور بعد میں ہر یک خادم و طفل نے انفرادی تلاوت بھی کی۔

آج کے ہونے والے ورزشی مقابلوں میں رسہ کشی فائنل، والی بال فائنل کے علاوہ کبڈی کا ایک نمائشی میچ ریجن براباں (جو کہ مجلس خدام الاحمدیہ بیلجیئم کا مرکزی ریجن ہے) اور بیلجیئم کے باقی تین ریجن کے مابین کھیلا گیا۔ ایک دلچسپ مقابلے کے بعد ریجن براباں نے جیتا۔ آج کے ہونے والے علمی مقابلوں میں مشاہدہ ومعائنہ، تقریر فی البدیہہ، کے علاوہ تحریری امتحان و پیغام رسانی کے مقابلے شامل رہے۔

آج کے روز سیکرٹری صاحب دعوت الی اللہ جماعت احمدیہ بیلجیئم کے ساتھ خدام کی ایک نشست بھی رکھی گئی جس میں انور حسین صاحب نے خدام و اطفال کو دعوت الی اللہ کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کیا۔ آج ہی محترم مربی صاحب سلسلہ کے ہمراہ بھی خدام کی ایک نشست ہوئی جس میں محترم مربی صاحب نے خدام کو تنظیم کے بنیادی ڈھانچے کے متعلق معلومات فراہم کیں اور بعض خدام سے انفرادی سوالات بھی کئے۔

اطفال الاحمدیہ کا اجتماع بھی خدام کے ساتھ ساتھ نہایت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوتا رہا۔ اور اطفال کے ورزشی و علمی مقابلے کروائے گئے۔ امسال بہترین طفل مجلس انٹورپن کے عزیزم رائے اطہر احمد قرار پائے اسی طرح امسال علمِ انعامی کی حقدار مجلس دلبیک جو کہ خدام الاحمدیہ بیلجیئم کی مرکزی مجلس ہونے کا بھی اعزاز رکھتی ہے قرار پائی اس مجلس کے قائد مکرم برادرم اظفر احمد خاں فاروق صاحب ہیں اور اسی طرح بیسٹ ریجن کا حقدار ریجن براباں کو قرار دیا گیا اس ریجن کے قائد محترم مظفر احمد صاحب ہیں اللہ تعالیٰ ہر یک خادم و طفل کو یہ اعزاز مبارک فرمائے اور آئندہ آنے والے سالوں میں اس کی حفاظت کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

اختتامی تقریب میں اجتماع میں اول و دوم آنے والے خدام اطفال میں محترم امیر صاحب جماعت احمدیہ بیلجیئم نے انعامات واسناد تقسیم کیں۔ تقسیم انعامات کے بعد خاکسار نے خدام سے مخاطب ہوتے ہوئے ان کو اجتماع کی مبارکباد دی اور اپنی تعلیم و تربیت کرنے کی جانب توجہ دلائی۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے خدام سے خطاب فرمایا اور آپس میں پیار اور محبت سے رہنے کی تلقین فرماتے ہوئے پاکستان سے نئے آنے والے خدام سے حسن سلوک کرنے اور ان کی مدد کرنے کی جانب بھی توجہ دلائی۔ اور آخر میں دعا کروائی اور اس طرح تین دن کا یہ روحانی اجتماع خدا کے فضل سے بخیر و خوبی کامیابی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس اجتماع کی کل حاضری 389 رہی۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

محمد طاہر ندیم صاحب۔عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب

عرب اور احمدیت

قسط نمبر 28

شاہ حسین اوران کی حکومت کی طرف سے حضرت چوہدری صاحب کو دعوت

حضرت چوہدری صاحب نے 1953ء میں ایشیا کے بعض ممالک کا دورہ کیا اس دوران اُردن جانے کا بھی اتفاق ہوا اس کے بارہ میں آپ اپنی خودنوشت ''تحدیث نعمت'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''تہران میں اُردن کے سفیر تشریف لائے اور فرمایا میری حکومت کی طرف سے مجھے ہدایت موصول ہوئی ہے کہ میں اس کی طرف سے آپ کو یہاں سے دمشق واپس جانے پر عمان آنے کی دعوت دوں۔ میں نے عذر کیا کہ مجھے اب جلد کراچی پہنچنا ہے۔ دوسرے دن وہ پھر تشریف لائے اور فرمایا میں نے تمہارا عذر عمان پہنچا دیا تھا وہاں سے مجھے ہدایت ہوئی ہے کہ میں تمہیں جلالۃ الملک کا ذاتی پیغام پہنچاؤں کہ ان کی خواہش ہے کہ تم اس موقع پر عمان ضرور آؤ۔ میں نے عرض کیا کہ اب تو سوائے تعمیل ارشاد کے کوئی چارہ نہیں میں ضرور حاضر ہوں گا۔

جلالۃ الملک حسین ابن طلال بن عبداللہ بڑی محبت اور احترام سے پیش آئے۔ فرمایا ہم سب تہ دل سے تمہارے ممنون ہیں کہ تم نے قضیہ فلسطین کی ابتدا سے نہایت جرأت اور دانشمندی سے ہمارے حقوق کا دفاع کیا ہے اور جب حال ہی میں اسرائیلیوں نے سخت ظلم اور تعدی سے قبیبہ کا عرب گاؤں ہماری حدود کے اندر بے جا مداخلت کر کے برباد کر دیا تو تم نے خود مجلس امن میں پیش ہو کر اسرائیلیوں کی مکّاریوں اور فریب کاریوں کا پردہ فاش کیا۔ میں نے عرض کیا پاکستان قضیہ فلسطین کو اپنا اور سارے عالم اسلام کا قضیہ سمجھتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ جو مدد اور خدمت اس بارے میں ہمارے امکان میں ہو اس سے دریغ نہ کریں۔ جب قبیبہ پر اسرائیلی یورش کا مسئلہ مجلس امن میں زیر بحث آیا تو پاکستان کا فرض تھا کہ حق اور انصاف کی پوری حمایت کرے۔ بے شک مجلس امن کی روایت ہے کہ عموماً ہر رکن کا مقرر کردہ مستقل نمائندہ ہی اس کی طرف سے مجلس امن میں تقریر کرتا ہے۔ لیکن امور خارجہ میں ہر ملک کا اصل نمائندہ تو وزیر خارجہ ہی ہے۔ میں نے قرین مصلحت سمجھا کہ اس مسئلے کی اہمیت کے پیش نظر میں خود پاکستان کی طرف سے مجلس میں نمائندگی کروں۔

جلالۃ الملک سے میری تین ملاقاتیں ہوئیں۔ ہر دفعہ بڑی محبت سے پیش آئے۔ ایک ملاقات میں تو صرف میں حاضر خدمت تھا، بلاتکلف عرب اور عالم اسلام کے اہم مسائل پر گھنٹہ بھر سے زائد گفتگو رہی۔ دوسرے دن شام کے کھانے پر وزراء اور سفراء اور کثیر تعداد شرفاء کی مدعو تھی۔ کھانے کے بعد جلالۃ الملک نے کمال شفقت سے ''ستارۂ اردن'' کا سب سے اعلیٰ نشان مجھے مرحمت فرمایا۔''

(تحدیث نعمت صفحہ 610 تا 612)

حسن اتفاق سے وہ اردن کے بادشاہ ہیں

دوسری مرتبہ جب حضرت چوہدری صاحب اُردن تشریف لے گئے تو شام اور اُردن کی سرحد پر ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا کہ وہاں پر پریس کے لوکل نمائندہ نے چوہدری صاحب سے سوال کیا کہ آپ عمان کس غرض کیلئے جا رہے ہیں؟ چوہدری صاحب نے جواباً فرمایا:

ایک دوست کی ملاقات کے لئے۔

اس نے پوچھا: کیا جلالۃ الملک کی خدمت میں بھی حاضری کا موقع ہوگا؟

چوہدری صاحب نے فرمایا: یہاں جو میرے دوست ہیں ان کا نام حسین بن طلال ہے۔ حسن اتفاق سے وہ اردن کے بادشاہ بھی ہیں۔ لیکن میری غرض دوست سے ملاقات ہے۔ دوست کو بادشاہ پر سبقت ہے۔

(تحدیث نعمت صفحہ 610 تا 612)

دو لبنانی احمدیوں کا دردانگیز قصیدہ

10/ مارچ 1954ء کو حضرت مصلح موعود پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اس خبر سے احمدیوں کے قلوب و اذہان پر کیا بیتی؟ یہ ایک عجیب اور طویل داستان ہے۔ لیکن مشرق وسطیٰ کے مخلص احمدیوں کے دل پر اس واقعہ نے کیا اثر ڈالا؟ اس سلسلہ میں دو لبنانی احمدیوں ابو صالح السید نجم الدین اور السید توفیق الصفدی کے مندرجہ ذیل دردانگیز قصیدہ سے اس کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے جو انہوں نے اس حادثہ عظمیٰ سے متاثر ہو کر کہا۔ اس کے چند شعر یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

ترجمہ: اے امام! میری جان آپ پر فدا ہو اور جان سے بڑھ کر کیا فدیہ ہوگا؟ ایک شریر، سرکش اور غیر مہذب شخص نے اپنی حرکت سے آپ کو جو نقصان پہنچایا ہے، مجھے اس کا علم ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس زخم سے شفا بخشے جس کی وجہ سے میرے دل میں ایسا درد ہے، جس کا کوئی علاج نہیں۔ اے امام! جماعت احمدیہ آپ پر قربان۔ اے امیر! میری جان آپ پر نثار۔ اے امام! اللہ تعالیٰ آپ کو ان زخموں سے جلد شفا بخشے۔ جنہوں نے میرے سینہ میں مستقل زخم ڈال دیئے ہیں اور مجھے بیمار کر دیا ہے۔ جب ہمارا آقا خیرو عافیت سے ہو تو ہمیں ساری دنیا کی بادشاہت ملنے کے برابر خوشی ہوتی ہے۔ اے سرمایہ حیات! اور اے ذخیرۂ آخرت! تجھ پر ہر گھڑی خدا تعالیٰ کا سلام۔ تجھ پر ہر گھڑی بنی نوع انسان کا مخلصانہ سلام۔

(تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 242۔246)

جلالۃ الملک شاہ سعود سے جماعت احمدیہ کراچی کے ایک وفد کی ملاقات

جماعت احمدیہ کراچی کے ایک وفد نے 15/ اپریل 1954ء کو شاہ سعود ابن عبدالعزیز حکمران سعودی عرب سے ملاقات کر کے جماعت کی طرف سے ان کی آمد پر مبارکباد دی۔ شاہ سعود نے جماعت کے وفد سے مل کر اظہار خوشنودی فرمایا۔ وفد مولوی عبدالمالک خانصاحب مربی کراچی۔ جنرل سیکرٹری صاحب جماعت کراچی۔ مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ وسیکرٹری دعوت الی اللہ کراچی اور مولوی نور الحق صاحب انور سابق نائب وکیل التبشیر پر مشتمل تھا۔ جب شاہ موصوف کو بتایا گیا کہ مولوی نور الحق صاحب انور فریضہ دعوت الی اللہ ادا کرنے کے لئے امریکہ جا رہے ہیں تو شاہ موصوف نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں سلسلہ کی کتب کا ایک سیٹ بھی پیش کیا گیا۔

(الفضل 20/ اپریل 1954ء صفحہ 1 'بدر' قادیان 7/ مئی 1954ء صفحہ 8)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا دوسرا سفر یورپ برائے علاج

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے کہ 10/ مارچ 1954ء کو حضرت مصلح موعود پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ چنانچہ علاج کی غرض سے آپ نے یورپ جانے کا ارادہ فرمایا۔ اس سفر کے دوران حضور نے دمشق اور بیروت میں بھی قیام فرمایا لہٰذا اس سفر کے عربوں سے متعلقہ بعض تاریخی واقعات یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

کراچی سے دمشق کے لئے روانگی

29/ اور 30/ اپریل 1955ء کی درمیانی شب کو سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی سفر یورپ کے ارادہ سے KLM کے طیارہ کے ذریعہ کراچی سے دمشق کے لئے روانہ ہوئے۔ ڈرگ روڈ کے ہوائی اڈہ سے پونے دو بجے شب حضور کا طیارہ دمشق کے لئے روانہ ہوا۔

حضور کی تشریف آوری سے قبل مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ نے دُعائیں لاؤڈ سپیکر پر پڑھیں اور احباب کو ان کے دہرانے کی تلقین کی۔

اسی طرح سیدنا حضرت مسیح موعود کی وہ مشہور نظم بھی خوش الحانی سے پڑھی گئی جس میں حضور نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور دیگر اولاد کے لئے دعا فرمائی ہے۔

سوا نو بجے تھے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی خدام میں تشریف لائے اور کرسی پر بیٹھ کر مجمع سمیت لمبی اور پُرسوز دُعا کی۔ دعا کا یہ نظارہ حد درجہ ایمان افروز اور رقت انگیز تھا اور اس کی کیفیت کا اندازہ کچھ وہی لوگ لگا سکتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر شریک ہونے کی سعادت عطا فرمائی تھی۔

اس موقعہ پر مقامی جماعت اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 19/ مئی 1955ء صفحہ 5)

دمشق میں ورود اور ہفت روزہ قیام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود بروز ہفتہ بتاریخ 30/ اپریل تقریباً سات بجے بذریعہ ڈچ ہوائی جہاز دمشق کے ہوائی اڈہ پر وارد ہوئے۔ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری 28/ اپریل سے یہاں موجود تھے۔ احباب جماعت حضور کی آمد کے بے تابی سے منتظر تھے۔ کئی ایک کو اس بارہ میں رویا میں بھی بشارات مل چکی تھیں۔ جمعہ میں خاصا اجتماع تھا۔ ہمارے محترم دوست استاذ السید منیر الحصنی صاحب نے استقبال کے بارہ میں احباب کو ہدایات دیں۔ احباب جماعت عموماً انتہا درجہ کے مصروف اور اکثر ذمہ داری کے مناصب پر مقرر ہیں۔ لیکن کچھ تو صبح ہی زاویۃ الحصنی میں (جہاں جماعت کا مرکز ہے) پہنچ گئے اور پھر اکٹھے الحاج سید بدرالدین الحصنی صاحب کے مکان پر پہنچے جہاں دوسرے دوست

پہلے ہی پہنچ چکے تھے۔ کاروں کا انتظام کیا گیا اور سات بجے سے قبل ہوائی اڈہ پر جا پہنچے۔ سید منیر الحصنی صاحب، چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور ایک اور دوست جنہیں طیارہ کی سیڑھی کے دروازے پر جانے کی اجازت تھی آگے بڑھے۔ حضور تشریف لائے اور شرف مصافحہ بخشا۔ پھر حضور اپنے احباب کے اجتماع میں سہارا لئے ہوئے پولیس کے دفتر میں جہاں پاسپورٹ وغیرہ چیک کئے جاتے ہیں تشریف فرما ہوگئے اور استاذ منیر الحصنی پاس ہی کھڑے ہوکر باری باری احباب کا تعارف کرواتے گئے۔ حضرت ام متین صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ، صاحبزادی امتہ الجمیل اور صاحبزادی امتہ المتین کے استقبال کے لئے الحاج بدرالدین الحصنی کے خاندان کی مستورات تشریف لائی ہوئی تھیں۔ انہوں نے انہیں خوش آمدید کہا اور اپنے قابل احترام مہمانوں کو لے کر بلاتا خیر گھر کو روانہ ہوگئیں۔ تھوڑی دیر کے بعد جب پاسپورٹ چیک ہو گئے تو حضور بھی اپنے خدام کے ہمراہ الحاج بدرالدین صاحب کے مکان کو روانہ ہو گئے اور چند میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد اپنے میزبان کے مکان پر پہنچ گئے۔ حضور کا قیام بالا خانہ پر ہوا جو نہایت صاف ستھرا آرام دہ تھا اور اپنے آقا کے قدموں تلے آنکھیں بچھانے والے حصنی خاندان کو میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ الحاج بدرالدین صاحب کا ریشمی کپڑے کا کارخانہ ہے۔ آپ ہمارے دمشق کے مربی انچارج السید منیر الحصنی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ حضور تھوڑی دیر ڈرائینگ روم میں بیٹھے اور پھر اندر آرام فرمانے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور قریباً سات روز تک دمشق میں رونق افروز ہے۔ دوران قیام کے بعض کوائف بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

30 اپریل 1955ء:۔ حضور نماز ظہر کے لئے تشریف لائے اور سفر کی تکان کے باوجود دمشق کے مخلص احمدیوں کے طبعی اشتیاق کے پیش نظر مجلس میں تقریباً دو گھنٹے تشریف فرما رہے اور مختلف امور پر اظہار خیال فرماتے رہے۔

یکم مئی 1955:۔ دوپہر کو کھانے سے قبل دمشق سے تین چار میل کے فاصلہ پر ایک باغ ''المنشیة'' مع اہل بیت تشریف لے گئے۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب۔ سید منیر الحصنی صاحب اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کو بھی شرف معیت حاصل ہوا۔ اس باغ میں بہنے والی نہر کے کنارے کے ساتھ نشست گاہیں بنی ہوئی تھیں۔ حضور کچھ وقت وہاں تشریف فرما رہے اور پھر واپس تشریف لائے۔ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور اس کے بعد مخلصین کو مصافحہ کا موقعہ عطا فرمایا۔ تقریباً ساڑھے پانچ بجے ڈاکٹر یوسف الموصلی صاحب معائنہ کے لئے تشریف لائے انہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ حضور کو مکمل آرام کی ضرورت ہے اور یہی اصل علاج ہے۔

جماعت احمدیہ بیروت پر شفقت

شیخ نور احمد صاحب منیر جو ان دنوں بیروت (لبنان) میں مربی سلسلہ کے فرائض انجام دے رہے تھے ایک روز قبل شرف ملاقات حاصل کر چکے تھے اس روز بھی لبنان کی جماعت کے ایک اور دوست کے ساتھ آئے تا حضور کی خدمت میں اصرار کے ساتھ یہ درخواست کریں کہ حضور بیروت میں بھی تشریف لاویں اور جماعت کو زیارت کا موقع دیں۔ حضور نے ازراہ شفقت بیروت میں قیام منظور فرمالیا۔

6 مئی 1955ء: اس روز حضور نے ظہر و عصر کی نماز کے بعد بعض شامی اور فلسطینی احباب سے مسئلہ فلسطین کے بارہ میں عربی میں گفتگو فرمائی۔ نیز مشرق وسطیٰ میں سلسلہ کی ترقی کے بارہ میں بعض سکیموں پر غور کیا اور صائب الرائے احباب سے مشورہ فرمایا۔

دمشق میں اپنے قیام کے دوران حضور یہاں پر دعوت الی اللہ کو وسیع کرنے اور ایک سکول قائم کرنے کے منصوبے پر غور فرماتے رہے۔ ایک روز حضرت مصلح موعود دمشق سے پانچ میل کے فاصلے پر ایک مقام دمّر تشریف لے گئے۔ وہاں نہر کے کنارے ایک کیفے میں تشریف فرما رہے۔

6 مئی کو حضور کے اعزاز میں دمشق کے احمدی احباب کی طرف سے جماعت کے مرکز زاویۃ الحصنی میں دعوت تھی۔ لیکن اس ایک روز بعض احباب کو ایسی خوابیں آئیں جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ حضور کو خطرہ درپیش ہے لیکن انجام بخیر ہے۔ ظاہری تدبیر کے طور پر یہ قدم اُٹھایا گیا کہ حضور زاویۃ الحصنی نہ تشریف لائیں بلکہ احباب کھانے کے بعد حضور کی خدمت میں حاضر ہو جائیں۔

حضور کے ایک مکتوب میں الحصنی خاندان کے اخلاص کی تعریف

3 مئی 1955ء کو حضور نے امیر مقامی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے نام ایک مکتوب تحریر فرمایا جس میں سفر دمشق اور آئندہ پروگرام پر روشنی ڈالنے کے علاوہ السید منیر الحصنی اور ان کے مخلص خاندان کی عقیدت و محبت کا نہایت پیارا نقشہ کھینچا گیا تھا۔ مذکورہ مکتوب کے الفاظ یہ تھے۔

دمشق 55-5-3

عزیزم مرزا بشیر احمد صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آج دمشق آئے تیسرا دن ہے ہوائی جہاز میں تو اس حادثہ کے سوا کہ اس کے کمبل گلوبند کی طرح چھوٹے عرض کے تھے اور کسی طرح بدن کو نہیں ڈھانک سکتے تھے خیریت رہی۔ سردی کے مارے ساری رات جاگا اور پھر وہم ہونے لگا کہ شاید مجھے دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ چودھری ظفر اللہ صاحب ساری رات مجھے کمبلوں سے ڈھانکتے رہے مگر یہ ان کے بس کی بات نہ تھی۔ آخر جب میں بہت نڈھال ہو گیا تو میں نے چودھری صاحب کی طرف دیکھا جو ساتھ کی کرسی پر تھے تو ان کا چہرہ مجھے بہت نڈھال نظر آیا اور مجھے یہ وہم ہو گیا کہ چوہدری صاحب بھی بیمار ہو گئے ہیں۔ آخر میں نے منور احمد سے کہہ کر نیند کی دوائی منگوائی۔ چودھری صاحب نے قہوہ منگوا کر دیا وہ گرم گرم پیا۔ ایک اسپرین کی پُڑیا کھائی تو پھر جا کر نیند آئی اور ایسی گہری نیند آئی کہ جب چودھری صاحب صبح کی نماز پڑھ چکے تو میں جاگا۔ چودھری صاحب نے عذر کیا کہ آپ کی بیماری اور بے چینی کی وجہ سے میں نے آپ کو نماز کیلئے نہیں جگایا۔ بہر حال قضائے حاجت کے بعد کرسی پر نماز ادا کی اور پھر ناشتہ کیا۔ اتنے میں روشنی ہو چکی تھی۔ دُور دُور سے عرب اور شام کی زمینیں نظر آ رہی تھیں۔ بہر حال بقیہ سفر نہایت عمدگی سے کٹا اور ہم سات بجے دمشق پہنچ گئے ایروڈروم پر دمشق کی جماعت کے احباب تشریف لائے ہوئے تھے جو سب بہت اخلاص سے ملے برادرم منیر الحصنی بھی جماعت کے ساتھ تشریف لائے ہوئے تھے۔ ایروڈروم کے ہال میں جا کر بیٹھ گئے جہاں پاکستان کے منسٹر بھی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ملنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ مستورات کے لئے برادرم سید بدرالدین الحصنی جو منیر الحصنی کے چھوٹے بھائی ہیں، کی مستورات تشریف لائی ہوئی تھیں۔ وہ مستورات کو گھر لے گئیں پیچھے پیچھے ہم بھی پہنچ گئے۔ محبت اور اخلاص کی وجہ سے بدرالدین الحصنی نے سارا گھر ہمارے لئے خالی کر دیا ہے اس وقت ہم اس میں ہیں۔ جس محبت سے یہ سارا خاندان ہماری خدمت کر رہا ہے اس کی مثال پاکستان میں مشکل سے ملتی ہے۔ برادرم سید بدرالدین حصنی شام کے بہت بڑے تاجر ہیں لیکن خدمت میں اتنے بڑھے ہوئے ہیں کہ اپنے اخلاص کی وجہ سے وہ خادم زیادہ نظر آتے ہیں رئیس کم نظر آتے ہیں۔ یہاں چونکہ سردی بہت ہے اور یورپ کی طرح Heating System نہیں ہے۔ مجھے سردی کی وجہ سے زیادہ تکلیف ہو گئی ہے۔ یہاں کے قابل ڈاکٹر کو بلایا گیا جس کے معائنہ کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ وہ واقعی قابل ہے۔ فرانس کا پڑھا ہوا ہے بعض امور جو تجربہ سے بیماری کو بڑھانے والے ہوتے ہیں اس نے ان کو بہت جلدی اخذ کر لیا۔ منور احمد نے بتایا کہ جب ڈاکٹر کو فیس دینے لگے تو سید منیر الحصنی صاحب نے بڑے زور سے روکا یہ ہمارا خاندان کا ڈاکٹر ہے ہم اس کو سالانہ فیس ادا کرتے ہیں اس کو فیس نہ دیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہاں بھی بڑے خاندان یورپ کی طرح ڈاکٹروں کو ماہانہ یا سالانہ فیس ادا کرتے ہیں اور ہر دفعہ آنے پر الگ فیس نہیں دی جاتی۔ اب یہ پروگرام ہے کہ انشاءاللہ سات تاریخ کو ہم بیروت جائیں گے اور آٹھ کو اٹلی روانہ ہوں گے۔ چودھری صاحب انشاء اللہ ساتھ ہی ہوں گے ان کی ہمراہی بہت تسلی اور آسائش کا موجب رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ دلوں میں ایسی محبت کا پیدا کرنا محض اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے۔ انسان کی طاقت نہیں اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کے ہی شاکر ہیں کہ اس نے ہمارے لئے وہ کچھ پیدا کر دیا جو دوسرے انسانوں کو باوجود ہم سے ہزاروں گنے طاقت رکھنے کے حاصل نہیں۔ ایک دن یہاں بھی شدید دورہ ہوا تھا مگر خدا کے فضل سے کم ہو گیا اب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ملک میں پہنچ کر جہاں Heating System ہوتا ہے بیماری کے ایک حصہ کو کافی فائدہ ہوگا۔ جو حملہ یہاں آ کر ہوا وہ زیادہ تر دماغی تھا۔ یعنی جسم پر حملہ ہونے کی بجائے دماغ پر لگتا تھا بڑی سخت گھبراہٹ تھی۔ اس وقت یہ دل چاہتا تھا کہ اڑ کر اپنے وطن چلا جاؤں مگر مجبوری اور معذوری تھی۔ ادھر علاج کا مقام بھی بہت قریب آ گیا تھا اس لئے عقل کہتی تھی اب سفر کی غرض کو پورا کرو شاید اللہ تعالیٰ کلّی صحت ہی عطا فرما دے اور جسم آئندہ کام کے قابل ہو جائے۔ انشاء اللہ ہم اب آٹھ یا نو تاریخ کو تار یا خط کے ذریعہ سوئٹزرلینڈ سے اپنے حالات لکھیں گے۔ احباب دعاؤں میں مشغول رہیں کیونکہ علاج کا مرحلہ تو اب قریب آ رہا ہے۔ اس سے پہلے تو سفر ہی سفر تھا۔ سب احباب جماعت احمدیہ اور عزیزوں اور رشتہ داروں کو السلام علیکم۔

مرزا محمود احمد

(روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 مئی 1955ء ص 1-2)

ایک نکاح کا اعلان

اس روز حضور نے نماز ظہر سے قبل سیدہ نجمیہ (بنت الحسن الجابی مرحوم) کا نکاح سید سعید القبانی کے ساتھ ایک ہزار لیرہ سوری مہر معجّل اور پانچ صد لیرہ سوری مہر مؤجل پر پڑھا اور اس کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائی۔ یہ پہلا نکاح تھا جو حضور نے ایک شامی احمدی کا ایک شامی خاتون کے ساتھ پڑھایا۔

یہ محبت تو نصیبوں سے ملا کرتی ہے

نماز ظہر کے بعد حضور مجلس عرفان میں رونق

افروز رہے اور شامی احباب سے بلا تکلف عربی زبان میں گفتگو فرماتے رہے۔ ایک دوست نے عرض کیا کہ حضور ہمارا جی چاہتا تھا کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوں اور حضور کی زیارت کریں لیکن اس کی ہمت نہ تھی ہمارا اللہ خود حضور کو ہمارے پاس لے آیا۔ یہ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی بات تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا اور پھر ایک حکایت سنائی کہ ایک شہر میں اللہ کا ایک معذور بندہ رہتا تھا اس سے دور ایک ولی اللہ تھا اس معذور اور بزرگ کے دل کی خواہش تھی کہ کس طرح اس ولی اللہ سے ملاقات ہو لیکن وہ جا نہ سکتا تھا۔ اور ولی اللہ کو بلانے کی جرأت نہ تھی۔ آخر ایک دن وہ ولی خود اس کے پاس آ گئے وہ بڑا حیران ہوا۔ پوچھا آپ کیسے آئے؟ کہا سلطان کی طرف سے مجھے حاضری کا حکم پہنچا تھا اس لئے آیا ہوں۔ اس بزرگ نے عرض کیا نہیں خدا تعالیٰ مجھ معذور کی زیارت کے لئے آپ کو لایا ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد ایک پیغامبر آیا اس نے بتایا کہ وہ فلاں صاحب کے لئے یہ شاہی حکم لے کر جا رہا ہے کہ ان کو نہیں بلایا گیا بلکہ غلطی سے حکم ان کے پاس پہنچ گیا تھا۔ لہٰذا وہ تکلیف نہ کریں۔ اس بزرگ نے جواب دیا تم فکر نہ کرو وہ یہاں ہی ہیں۔ اور یہ اطلاع ان کو پہنچ گئی۔ پس حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ خود اپنے بندوں کی خواہش کے پورا کرنے کا سامان پیدا کر دیتا ہے۔

بدرالدین الحصنی کی سعادت

حضور مختلف احباب سے حالات دریافت فرماتے رہے۔ اس دوران میں عطروں کا ذکر آیا الف لیلہ میں دمشق کے عطروں کا بڑا ذکر آتا ہے۔ احباب نے عرض کیا کہ یہاں تو فرانسیسی عطر زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں لیکن بعض عطر مثلاً گلاب اور چنبیلی خاصے اچھے ہیں۔ بعض لوگوں کے اخلاص کا بھی عجیب رنگ ہوتا ہے۔ الحاج سید بدرالدین الحصنی نے کسی کو مختلف قسم کے عطر لانے کی ہدایت کر دی اور چند منٹ بعد مختلف عطر وہ حضور کی خدمت میں پیش کر رہے تھے۔ حضور نے مختلف عطروں کو سونگھتے ہی بتا دیا کہ یہ سب کیمیکل ایسنس کے ہیں۔

رات کے کھانے کی سید منیر الحصنی کے بھائی سید عبدالرؤف الحصنی کے ہاں دعوت تھی۔ السید عبدالرؤف الحصنی کے بڑے بیٹے سیدنا در الحصنی اپنے خاندان کے لئے اخلاص کا ایک عمدہ نمونہ تھے۔ حضور کی طبیعت شگفتہ تھی اور اس شگفتگی سے ساری مجلس باغ و بہار بنی رہی۔ لطائف کا سلسلہ چلتا رہا۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ پھر سیدنا در الحصنی کے چھوٹے بھائی السید نور الدین الحصنی صاحب نے سورۃ والضّحیٰ کی نہایت خوش الحانی سے تلاوت کی۔

4رمئی 1955ء کو حضور نماز ظہر و عصر کے بعد مجلس میں تشریف فرما رہے اور بہائیوں کے متعلق السید رشدی البسطی سے حالات دریافت کئے۔ دعوت عشائیہ السید منیر مالکی کے ہاں تھی جس میں حضور نے شرکت فرمائی۔ کئی ایک شامی احباب بھی مدعو تھے۔

(روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15رمئی 1955ء صفحہ 3)

خطبہ جمعہ اور دمشق میں آخری مجلس

6رمئی 1955ء کو جمعہ کا دن تھا۔ حضور چونکہ ہفتہ کے روز بیروت روانہ ہو رہے تھے اس لئے صبح سے ہی کثرت سے احباب حضور کی فرودگاہ پر تشریف لانے لگے۔ جماعت نے اس تاریخی موقعہ کی یادگار ظاہر طور پر محفوظ کرنے کے لئے فوٹوگرافر کا انتظام کیا جس نے مختلف فوٹو لینے شروع کئے اس اثناء میں نماز جمعہ کا وقت ہو گیا۔ الحاج بدرالدین صاحب کو یہ بھی سعادت حاصل ہوئی کہ حضرت مصلح موعود ان کے مکان میں ہی جمعہ پڑھائیں۔ حضور نے فصیح و بلیغ عربی زبان میں ایک مختصر جمعہ پڑھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آج سے تقریباً نصف صدی قبل جب کہ آپ میں سے اکثر ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے حضرت مسیح موعود کو الہام فرمایا:

''یدعون لک ابدال الشام وعباد اللہ من العرب''

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 86)

اور آج آپ کے وجود سے یہ الہام پورا ہو گیا ہے۔

نماز جمعہ کے بعد حضور کچھ وقت مجلس میں رونق افروز رہے۔ سید محمد ذکی صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ السید محمد الربانی نے حضرت مسیح موعود کا عربی قصیدہ پڑھا اور پھر السید ابراہیم الجبان نے حضرت مصلح موعود کی شان مبارک میں ایک شاندار قصیدہ پڑھا جو ان کی قلبی واردات کا آئینہ دار اور اخلاص کا مرقع تھا۔ اس یادگار تقریب کے کئی فوٹو لئے گئے اور دعا پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

1924ء اور 1955ء کے دمشق کا موازنہ

حضرت مصلح موعود 1924ء میں بھی نزیل دمشق ہوئے تھے مگر اکتیس سال قبل کے دمشق اور موجودہ دمشق میں ایک بھاری فرق تھا۔ 1924ء میں یہاں کوئی دمشقی احمدی نہ تھا اور حالات اس درجہ مخالف تھے کہ دمشقی عالم الشیخ عبد القادر المغربی نے حضور سے کہا آپ یہ امید نہ رکھیں کہ ان علاقوں میں کوئی شخص آپ کے خیالات سے متاثر ہو گا کیونکہ ہم لوگ عرب نسل کے ہیں اور عربی ہماری مادری زبان ہے اور کوئی ہندی خواہ وہ کیسا ہی عالم ہو ہم سے زیادہ قرآن و حدیث کے معنی سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ اولوالعزم فضل عمر اس چیلنج پر خاموش نہ رہ سکے اور فرمایا ''اب ہندوستان واپس جانے پر میرا پہلا کام یہ ہو گا کہ آپ کے ملک میں مربی روانہ کروں۔ اور دیکھوں خدائی جھنڈے کے علمبرداروں کے سامنے آپ کا کیا دم خم ہے''۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ 413-414)

اللہ اللہ کس توکل علی اللہ اور کس عزم کا اظہار تھا جس نے خدا کے فضلوں کو ایسی تیزی سے جذب کیا کہ اب جو اکتیس سال کے بعد وہی اولوالعزم اور متوکل اور مسیح موعود کا لخت جگر اور پسر موعود دمشق میں وارد ہوا تو مخلصین احمدیت کی ایک بے مثال جماعت قائم ہو چکی تھی اور حضور کے عاشق خدام اس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے اس کے ہاتھ کو بوسہ دینے کے لئے اور اس کے روح پرور کلمات سننے کے لئے اور اس کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کے لئے بے تاب نظر آتے تھے اور اس سے تعارف کا فخر حاصل کرنے اور اس کی دعاؤں کے حصول کیلئے تڑپتے تھے اور خدا کے اس موعود خلیفہ کے در کی پاسبانی کے لئے فخر و عزت محسوس کر رہے تھے۔

(الفضل 15رمئی 1955ء صفحہ 3)

جماعت احمدیہ دمشق کے لئے حضرت مصلح موعود کی دعا

دمشق سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی 7رمئی کو بیروت کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے جماعت احمدیہ شام کی وزیٹرز بک میں اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل کلمات تحریر فرمائے:

''یرحمکم اللہ ویبارک فیکم
وفی کل أعمالکم وأشغالکم''۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرمائے اور آپ کے تمام اعمال واشغال میں برکت عطا فرمائے۔

دمشق سے بیروت

سیدنا محمود المصلح الموعود ایک ہفتہ دمشق میں قیام فرمانے اور اس کی فضاؤں کو اپنے انوار وبرکات سے معطر کرنے کے بعد 7 رمئی کو سوا سات بجے صبح دمشق سے بیروت کے لئے روانہ ہو گئے۔ حضور کے ساتھ دمشق کی جماعت کے مخلصین کی ایک تعداد سید منیر الحصنی صاحب کی قیادت میں بیروت آئی ان مخلصین کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔

محمد الشواء پلیڈر۔ سعید القبانی۔ علاؤ الدین نویلاتی۔ زکریا الشواء، سلیم حسن الجابی، نادر الحصنی، ابراہیم الجبان، محمد ذکی۔

حضور شتورہ سے بعلبک دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے وہاں پر ان آثار قدیمہ کو پوری دلچسپی سے دیکھا کچھ دیر پہلے قرآن کریم اور قصیدہ حضرت مسیح موعود سنا، شتورہ میں کھانا کھایا۔

جماعت احمدیہ لبنان کا اخلاص

لبنان کی مخلص جماعت کے نمائندگان کا ایک وفد حضور کے استقبال کے لئے دمشق بیروت کی سڑک پر عالیہ صحت افزا پہاڑی مقام سے آگے تقریباً بارہ میل کے فاصلہ پر گیا ہوا تھا۔ اس میں مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر مبشر احمدیت۔ محمد توفیق الصفدی صاحب۔ مرزا جمال احمد صاحب۔ ابوالولید شہاب الدین اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ شامل تھے۔ حضور کا قافلہ تقریباً ڈیڑھ بجے عالیہ پہنچا۔ ان کے ہمراہ بیروت میں مکرم محمد درجنانی صاحب کے مکان پر پہنچے جہاں حضور کے ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

حضور کی پیشوائی اور ملاقات کے لئے لبنان کے احمدی دوست طرابلس اور برجا سے معہ بچوں کے آئے ہوئے تھے جونہی حضور کی کار دروازہ پر پہنچی دوستوں نے کہنا شروع کر دیا جاء مولانا الخلیفۃ اور دوستوں نے حضور کو اھلا وسھلا ومرحبا کہا۔ حضور کی آمد ان ممالک میں غیر متوقع تھی اس لئے دوستوں کو حضور کی ملاقات سے انتہائی خوشی تھی اور سب دوست حضور کی صحت عاجلہ اور عمر طویل کے لئے دعا گو تھے۔

ڈاکٹری ہدایت کے پیش نظر حضور نے آتے ہی آرام فرمایا اور سو گئے۔ چائے نوشی کے بعد حضور ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھانے کے لئے تشریف لائے دوستوں نے حضور کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضور نے بعض مقامی امور کے متعلق استفسار فرمایا اور شیخ نور احمد صاحب منیر نے لبنان کے جملہ احباب کا تعارف حضور سے کرایا۔ تمام دوستوں نے حضور سے مصافحہ کیا۔ سیکرٹری محمد توفیق الصفدی صاحب نے ایک مختصر ایڈریس حضور کی خدمت مبارک میں پیش کیا جس میں حضور کی آمد پر جماعت نے اپنے آقا کو مرحبا کہا تھا۔ اور اپنے جذبات عقیدت کا اظہار کیا اور حضور کی کامل شفاء کے لئے دعا کی۔

السید محمد توفیق الصفدی کے بعد السید نجم الدین نے بھی ایک قصیدہ پیش کیا۔ ازاں بعد حضرت مصلح موعود نے الشیخ عبدالرحمٰن البرجاوی کی درخواست پر جماعت احمدیہ برجا کی مرکزی عمارت کے لئے بنیادی پتھر پر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔

برجا کے علاوہ طرابلس الشام سے بھی محمود

ابراہیم صاحب اپنے بچوں کے ہمراہ آئے ہوئے تھے۔ حضور ان کے حالات دریافت فرماتے رہے۔ یہ مختصر مجلس برخاست ہوئی تو دوستوں نے دوبارہ مصافحہ کیا اور پھر حضور ساحل سمندر کی طرف تشریف لے گئے اور نئے بیروت کے بعض حصوں کو دیکھا۔ اس وقت چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور مکرم توفیق محمد الصفدی صاحب کو حضور کی کار میں بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور لبنان میں سلسلہ کی ترقی کے لئے بعض امور پر تبصرہ فرماتے رہے۔ مغرب کی نداء ہو چکی تھی حضور سیر سے واپس تشریف لائے۔ نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور بعض نئے دوستوں کو شرف ملاقات بخشا۔ ایک زیر دعوت عیسائی دوست کمیل شاہوب نے بھی حضور سے مصافحہ کیا۔ مصافحہ کے بعد اس شخص نے ایک دوست سے کہا بخدا اس شخص کی ملاقات سے میرے دل میں انشراح پیدا ہوا ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم محمد توفیق الصفدی اور مکرم محمد درجنانی تمام رات حضور کی قیامگاہ کے باہر پہرہ دیتے رہے۔

مورخہ 8/ مئی 1955ء کو حضور بیروت سے زیورچ کے لئے روانہ ہوگئے۔ آپ کو شام ولبنان کے احمدیوں نے الوداع کیا۔

(از الفضل 19/ مئی 1955ء صفحہ 3-4، الفضل 10/ جون 1955ء صفحہ 3، بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 499-511)

خلائی مخلوق کی شکاری

ناسا نے کیپلر خلائی دوربین خلا میں بھجوائی۔ اس کا کام یہ ہے کہ کائنات میں زمین جیسے سیارے دریافت کرے۔ اگر ایسے سیارے معتدل درجہ حرارت کے مقام پر واقع ہوں تو وہاں زندگی یعنی خلائی مخلوق پائی جاسکتی ہے۔ کیپلر اب اپنے بیش قیمت آلے، فوٹو میٹر کے ذریعے مسلسل ایک لاکھ ستاروں پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ یہ ستارے ہم سے 600 تا 3000 نوری سال دور ہیں جب کوئی سیارہ ستارے کے سامنے سے گزرے تو ہمیں مدہم سا دھبہ نظر آتا ہے۔ کیپلر انہی دھبوں کی کھوج میں ہے۔ اگر تین سال کے عرصے میں اسے کسی جگہ تین بار مخصوص مدت کے دوران دھبے نظر آگئے تو اس کا مطلب ہوگا کہ ایک سالہ مدار والا سیارہ دریافت ہوگیا۔ اگر اس کا ستارہ ہمارے سورج جیسا ہوا تو وہاں زندگی موجود ہوسکتی ہے۔ ماہرین کو یقین ہے کہ تین چار سالہ مہم میں کیپلر ایسے سیارے دریافت کرلے گی۔

(سنڈے ایکسپریس 3 جنوری 2010ء)

نقلی شہد

چونکا دینے والے انکشافات

آنحضرت ﷺ نے شہد کو شفا قرار دیا ہے لاتعداد بیماریوں میں شہد نہ صرف بطور دوا استعمال ہوتا ہے بلکہ بے شمار ادویات کی تیاری میں ناگزیر عنصر کی حیثیت سے بھی استعمال ہوتا ہے لیکن معاشرے میں جعلی اور عطائی ڈاکٹروں کی بھرمار اور جعلی ادویات کے ساتھ ساتھ نقلی شہد بھی بڑے پیمانے پر تیار کیا جارہا ہے۔

ملک کے تقریباً ہر علاقے کے گلی محلوں اور بازاروں میں ہاتھ میں بالٹی اٹھائے اور کاندھے پر درانتی رکھے شہد بیچنے والے بکثرت نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ چھوٹی اور بڑی مکھی کا شہد علیحدہ علیحدہ نرخوں پر فروخت کرتے ہیں۔ شہد بیچنے والے ان لوگوں کی اکثریت انسانی ہاتھوں سے تیار کردہ شہد فروخت کرتی ہے۔ ایک سروے کے دوران جب پشاور کے جی ٹی روڈ اور قصہ خوانی بازار ملتان کے علاقے حسین آگاہی، حرم گیٹ، دولت گیٹ، فیصل آباد کی پیپلز کالونی، عبداللہ پور، چوک گھنٹہ گھر، کراچی کے علاقے ملیر، ناظم آباد، لاہور کے چوک یادگار، ریلوے اسٹیشن چوک، گڑھی شاہو، فیصل ٹاؤن، گلبرگ، شاہدرہ اور اسمبلی ہال کے نزدیک علاقوں میں شہد فروخت کرنے والے افراد کی شناخت کی گئی تو حیرت انگیز طور پر شہد بیچنے والے اکثر افراد کے شناختی کارڈ صوبہ پنجاب کے شمال مغربی علاقے کے بنے ہوئے تھے۔

کیا میانوالی کے جنگلات میں چھوٹی اور بڑی مکھیوں کا شہد اس کثرت سے پایا جاتا ہے کہ اس علاقے کے لوگ اس شہد کو پورے ملک میں فروخت کرتے ہیں۔ یا پھر صرف اس علاقہ (میانوالی) کے لوگ ہی پورے ملک میں شہد کیوں فروخت کرتے ہیں۔ یہ دو سوال ایسے ہیں جو شہد کی فروخت کے کاروبار سے متعلقہ افراد کے ذہن میں ضرور ابھرتے ہیں۔ لیکن پھر جلد ہی ان سوالوں کا جواب مل جاتا ہے۔ جب یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ضلع میانوالی کے علاقے پائی خیل کی دو تہائی آبادی جعلی شہد کا کاروبار کرتی ہے۔

پائی خیل کا قصبہ ضلع صدر مقام میانوالی سے پچیس کلو میٹر دور میانوالی کالا باغ روڈ پر واقع ہے۔ اس شہر کی آبادی تقریباً 30 ہزار نفوس پر مشتمل ہے اس قصبہ کے گلی کوچوں پر پسماندگی اور درماندگی کے سائے اور ویرانی نظر آتی ہے۔ اس شہر میں ترقیاتی کام تو درکنار یہ شہر تو بنیادی سہولتوں سے بھی محروم ہے۔ لوگ اس پسماندگی اور درماندگی کا ذمہ دار حسب دستور علاقے کے وڈیروں اور جاگیرداروں کو ٹھہراتے ہیں۔

پائی خیل کے لوگ شہد تیار کرنے والوں کو مقامی زبان میں کھیار کہتے ہیں اور یہی کھیار پورے ملک میں شفا کے نام پر بیماریاں فروخت کرتے ہیں۔ چینی، لیکوئڈ گلوکوز، پھٹکری، گلاب کی پتیاں، سونف، سیب، سفیدے کے پتے، الائچی اور مٹی کو خاص مقدار میں ترتیب سے ملا کر نقلی شہد تیار کیا جاتا ہے۔ اس رپورٹ کے لئے ہم نے پائی خیل کے دو کھیاروں محمد خان اور نعیم خان کی خدمات حاصل کیں۔ صرف بیس منٹ کے قلیل وقت میں پچاس روپے لاگت سے مذکورہ بالا اشیاء کو ملا کر تین بڑی شہد کی بوتلیں تیار کرلی گئیں۔ مذکورہ محلول کو شہد کی رنگت دینے کے لئے تھوڑی سی مٹی ڈالی گئی۔ مٹی ملا یہ شہد چھوٹی مکھی کا شہد کہلاتا ہے۔

جبکہ بڑی مکھی کے شہد کی تیاری کے دوران تھوڑا سا زردے کا رنگ ڈالا جاتا ہے۔ اس جعلی شہد کو خراب ہونے سے محفوظ رکھنے کے لئے گلوکوز استعمال کیا جاتا ہے۔ جب کہ سیب کے ٹکڑے شہد کو خوش ذائقہ بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ پائی خیل کے کھیاروں کا تیار کردہ شہد پورے ملک میں فروخت ہوتا ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ یہ شہد ملک بھر میں قائم یونانی اور ہربل دواخانوں کی دواؤں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ میانوالی شہر میں قائم 75 سے زائد یونانی اور ہربل دواخانوں میں سے کئی دواخانے ایسے ہیں جو پائی خیل کے علاقے میں تیار ہونے والے شہد سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

پائی خیل کے لوگ صدیوں سے نقلی شہد تیار کرکے فروخت کررہے ہیں۔ اس علاقے کے کھیارے پورے ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ گلیوں، محلوں اور بازاروں میں ضرورت مندوں اور سادہ لوح لوگوں میں شفا کے نام پر بیماریاں بانٹتے ہیں۔ پائی خیل کے کھیارے دوسرے شہروں کی چھوٹی چھوٹی بستیوں اور گلی محلوں میں قیام کو ترجیح دیتے ہیں۔ کھیاروں کے یہ گروہ وہیں شہد تیار کرتے ہیں کیونکہ اس مقصد کے لئے انہیں کسی بڑے اہتمام کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

کھیارے نعیم خان کے بقول اس دھندے میں ملوث ایک کھیار عام طور پر ماہانہ آٹھ سے 20 ہزار روپے آسانی سے کما لیتا ہے۔ یہ کھیارے عام اور سادہ لوح لوگوں کو شہد کی بوتل 100 روپے سے 400 روپے میں فروخت کرتے ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں اکثر اوقات نقلی شہد فروخت کرنے والے پکڑے بھی جاتے ہیں۔ لیکن کھیارے محمد خان کے بقول دو چار ہزار میں معاملہ طے ہو جاتا ہے اور وہ بچ نکلتے ہیں۔ اکثر لوگ شہد کا استعمال دوا کے طور پر کرتے ہیں لیکن پائی خیل کے لوگوں کا تیارہ کردہ شہد زہر سے کسی طور پر کم نہیں ہے۔ اس سلسلے میں طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ نقلی شہد کے اجزاء انسانی جسم کے لئے زہر قاتل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس شہد کی تیاری میں استعمال ہونے والی اشیاء مثلاً مٹی، سفیدے کے پتے، پھٹکری اور زردے کا رنگ نہ صرف انسانی الرجی کا سبب ہے بلکہ اس سے معدے کا السر معدے کی تیزابیت اور قے اور اسہال جیسی خطرناک بیماریاں بھی لاحق ہوسکتی ہیں۔ پائی خیل کے کھیارے نقلی شہد بنانے کے ساتھ ساتھ شہد کے نقلی چھتے بھی تیار کر کے اپنے ساتھ رکھتے ہیں تاکہ خریدار کو دھوکہ دینے میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ اس مقصد کے لئے موم کو گرم کر کے ٹھنڈا پانی ڈال کر مطلوبہ حد تک ٹھنڈا کیا جاتا ہے اور پھر اس میں کسی درخت کی ٹہنی گھسیڑ کر موم میں چھتے کی مانند چھوٹے چھوٹے سوراخ کر لیے جاتے ہیں۔

میانوالی کے علاقے کندیاں میں محکمہ جنگلات کی تقریباً ساڑھے اٹھارہ سو ایکڑ اراضی پر گھنے جنگلات ہیں ان جنگلات سے بڑے پیمانے پر شہد حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر کندیاں کے جنگلات کے شہد کی رقم درست طریقے سے قومی خزانے میں جمع کروائی جائے تو محکمہ جنگلات کے ریونیو میں خاطر خواہ اضافہ ہوسکتا ہے۔ ابتداء میں جنگلات کا شہد نیلام ہونے کی بجائے مختلف حصوں میں تقسیم ہوکر محکمہ جنگلات کے مختلف افسران اور اہلکاروں کے گھروں میں پہنچتا تھا لیکن گزشتہ بارہ سالوں سے شہد برائے نام رقم کے عوض نیلام ہو جاتا ہے۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ محکمہ جنگلات نے تحصیل عیسیٰ خان میں ورلڈ بینک کی مختلف اسکیموں کے تحت تقریباً نو سو ایکڑ سے زائد رقبہ پر جنگل لگایا تھا لیکن عرصہ پندرہ سال تک ان سرکاری پلانٹیشن سے کسی قسم کا شہد فروخت نہیں کیا گیا۔ تاہم اب بعض شکایات کے بعد اس پلانٹیشن کا شہد بھی برائے نام فروخت ہونے لگا ہے۔ اگر حکومت شہد کی پیداوار میں اضافے پر توجہ دے اور جنگلات میں لگنے والے شہد کی درست طریقے سے نیلامی ہو تو نہ صرف حکومت کو قابل قدر ریونیو حاصل ہوگا بلکہ نقلی شہد تیار کرنے والوں کی حوصلہ شکنی بھی ہوگی۔ پائی خیل کے علاقے کا تیار کردہ شہد نہ صرف پورے ملک میں فروخت ہوتا ہے بلکہ خود میانوالی کے شہری بھی بڑی مقدار میں شہد خریدتے ہیں۔ لیکن میانوالی کے لوگ یہ شہد خود استعمال کرنے کے بجائے دوسرے علاقوں میں خصوصاً افسران کو تحائف کے طور پر بھیجتے ہیں۔

(ماہنامہ معیار لاہور مارچ 2006ء ص 30-36)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ اطلاع دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم رانا محمد اسلام خاور صاحب لندن کو ایک بیٹے اور بیٹی کے بعد دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فائز احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رانا عطاء اللہ صاحب کا پوتا اور مکرم نصیر الدین صاحب امیر ضلع اوکاڑہ کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم اس کو نیک، صالح اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم ملک طاہر عثمان احمد صاحب استاد ناصر ہائیر سیکنڈری سکول تحریر کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے خاص فضل سے مورخہ 18۔اکتوبر 2011ء کو خاکسار کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ پیارے آقا نے بچی کا نام جذبیہ طاہر عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ بچی مکرم ملک منیر احمد صاحب مرحوم سابق کارکن دفتر تحریک جدید شعبہ آڈٹ و سابق معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کی پوتی، مکرم ملک بشیر احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ بلہڑ کے ضلع شیخوپورہ اور حضرت میاں نظام دین صاحب آف نارووال رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے، مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ شورکوٹ کی نواسی اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب پٹواری کی نسل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے خاص فضل کے ساتھ بچی کو صحت و تندرستی عطا فرماتے ہوئے نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور خود حامی و ناصر ہو۔

درخواست دعا

مکرم ظہور الٰہی توقیر صاحب مربی سلسلہ ربوہ تحریر کرتے ہیں

میرے ماموں مکرم محمد ارشد خالد صاحب ابن مکرم بشیر الحق صاحب مرحوم مورخہ 20۔اکتوبر 2011ء کو موٹر سائیکل پر ساہیوال سے اوکاڑہ واپس آرہے تھے کہ راستے میں ڈاکوؤں نے انہیں روکنے کی کوشش کی اور فائرنگ شروع کر دی۔ اس کے نتیجہ میں میرے ماموں کو دائیں کہنی اور بائیں ران میں دو گولیاں لگیں۔ انہیں فوری طور پر اوکاڑہ کے سول ہسپتال میں لے جایا گیا۔ ہفتہ کے روز شیخ زاید ہسپتال لاہور میں مورخہ 24/اکتوبر کو آپریشن ہوا جو کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے خاص فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ اور بعد کی جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

مکرم عمر احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نانا جان مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب بیگم کوٹ لاہور ڈینگی بخار کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نواصت احمد خالد صاحب منتظم تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ سرگودھا شہر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم ٹھیکیدار بشارت احمد بھٹہ صاحب دارالیمن وسطی حمد ربوہ حال مقیم کینال پارک سرگودھا مورخہ 16/اکتوبر 2011ء کو 82 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے مورخہ 9/اکتوبر 2011ء بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں آپ کی نماز جنازہ محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم راجہ نصیر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ مرحوم فرائض کے علاوہ تہجد گزار، صلہ رحمی کرنے والے، یتیم پرور، غریب نواز اور طوعی چندہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔

ریٹائرمنٹ کے بعد چند سال آپ کو انصار اللہ مرکزیہ میں بطور کارکن خدمت کی توفیق ملی۔ آپ حضرت مولوی فضل الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود آف مانگٹ اونچا کے بیٹے، محترم الحاج مولوی محمد شریف صاحب واقف زندگی اور مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی کے بہنوئی تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت جوبلی جلسہ سالانہ غانا 2008ء میں شرکت کا موقع ملا۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹیاں، دو بیٹے اور ان کی اولاد چھوڑی ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے:

مکرمہ شاہدہ نسرین صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد محمود صاحب نائب امیر ناروے ابن مکرم مولوی محمد اسماعیل اسلم صاحب واقف زندگی، مکرمہ زاہدہ شاہین صاحبہ اہلیہ مکرم مقصود احمد مبارک صاحب فیکٹری ایریا اسلام ربوہ، مکرمہ منزہ عندلیب صاحبہ اہلیہ مکرم فہیم احمد خادم صاحب مربی سلسلہ غانا، خاکسار نواصت احمد خالد ٹیچر PAF انٹر کالج سرگودھا اور مکرم عابد کریم صاحب مقیم بیلجیئم۔ آپ کی اہلیہ مکرمہ آمنہ بشارت صاحبہ تین سال قبل وفات پا گئی تھیں۔ اسی طرح آپ کے جواں سال بیٹے مکرم سعادت احمد صاحب ایک ایکسیڈنٹ سے وفات پا گئے تھے۔ اس صدمہ کو انتہائی صبر وحوصلہ کے ساتھ آپ نے برداشت کیا۔ احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات و مغفرت اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

شکریہ احباب

مکرم شیخ باسط احمد صاحب و مکرمہ امۃ الہادی احمد صاحبہ "الحمد لاج" ساؤتھ ہیمپٹن انگلستان تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے والد محترم شیخ مبارک احمد صاحب ریٹائرڈ ائیر پورٹ امیگریشن آفیسر یو۔کے و سابق صدر قضاء بورڈ انگلستان ولد حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام بیت الفضل لندن کی وفات پر احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد نے جس للّٰہی جذبہ اخوت و محبت کے ساتھ مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی اور تعزیت فرمائی اور خاص طور پر دل و جان سے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھانے کے علاوہ جمعۃ المبارک کے خطبہ کے آخر میں جن الفاظ میں مرحوم والد صاحب کا ذکر خیر فرمایا وہ ہم سب عزیز و اقارب اور لواحقین کے لئے قابل رشک ہے۔ ہم تمام احباب کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب احباب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

تصحیح

مکرم عبد الماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ ناروے کی رپورٹ بابت مورخہ یکم اکتوبر 2011ء مطبوعہ روزنامہ الفضل مورخہ 28 اکتوبر 2011ء کے صفحہ 5 کالم 3 پر میڈیا کوریج کے سب ہیڈنگ کے نیچے ایک اخبار کا نام LORDAG لکھا گیا ہے۔ جو کہ غلط ہے جب کہ درست نام GRORUDDALEN ہے۔ احباب درستی کرلیں۔

شالامار باغ لاہور

ہندوستان کے مغل بادشاہوں میں شاہجہان کا نام تعمیرات کے حوالے سے ہمیشہ زندہ جاوید رہے گا۔ اس بادشاہ نے اپنے عہد میں نہ صرف یہ کہ دیدہ زیب عمارات تعمیر کروائیں بلکہ ایسے باغات بھی بنوائے جو آج بھی اس کی نفاست طبع اور خوش مذاقی کی گواہی دے رہے ہیں۔ ایسا ہی ایک باغ لاہور میں واقع شالامار باغ ہے جو بلاشبہ اس وقت پاکستان کے چند حسین ترین باغات میں سے ایک ہے۔

اس عدیم النظیر باغ کی بنیاد 3 ربیع الاول 1051ھ مطابق 12 جون 1641ء کو رکھی گئی تھی اور خلیل اللہ خان کو اس کی تعمیر کی نگرانی کے لئے مامور کیا گیا تھا۔ اس باغ کی تعمیر 17 ماہ 4 دن میں مکمل ہوئی اور یوں 7 شعبان 1052ھ مطابق 31/اکتوبر 1642ء کو شاہجہان نے اس باغ کی رسم افتتاح ادا کی۔

شاہ جہاں کو یہ باغ اس قدر پسند آیا کہ وہ جب بھی لاہور آتا۔ اس باغ میں ٹھہرتا شالامار باغ کا طول 520 گز اور عرض 230 گز ہے۔ کل رقبہ 30 ایکڑ کے لگ بھگ ہے اس باغ کے تین درجے ہیں۔

پہلے درجے کا نام فرح بخش ہے۔ جس کی آخری حد پر سنگ مرمر کی خوبصورت جالی لگی ہیں اور عین بیچ میں ایک خوبصورت بارہ دری ہے جو خالص سنگ مرمر کی ہے۔ نیچے کے دو طبقے فیض بخش کہلاتے ہیں۔

پنجاب پر سکھوں کی حکومت کے دوران اس باغ پر بھی کڑا وقت آیا۔ اس باغ کا بیشتر سنگ مرمر غائب کرلیا گیا۔ باغ کے عین وسط میں سنگ یشب کا ایک خوشنما سائبان تھا یہ سائبان بھی توڑ ڈالا گیا اور یہ پتھر سنگ تراشوں کے ہاتھوں فروخت کر دیا گیا۔ سنگ مرمر کی جالیاں اور سلیں اتروا کران کی جگہ چونے سے بھردی گئی۔ یہی نہیں بلکہ رنجیت سنگھ کے عہد میں اس باغ کا نام بھی تبدیل کر کے شہلا باغ رکھ دیا گیا۔ اس زمانے کی عوامی اور سرکاری خط و کتابت میں اس باغ کا یہی نام ملتا ہے۔

مغلوں کے عہد میں شالامار باغ کے درخت بھی بڑے متنوع تھے۔ لیکن عہد سکھا شاہی میں یہ درخت بھی کاٹ دیئے گئے اب اس باغ میں فقط آم کے درخت باقی رہ گئے ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد پاکستان کا محکمہ آثار قدیمہ اس باغ کی تزئین و آرائش اور اس کی حالت بہتر بنانے کی کوشش میں مصروف ہے۔

ایم ٹی اے کے پروگرام

3 نومبر 2011ء

12:25 am	ایم۔ٹی۔اے سپورٹس
12:45 am	دعائے مستجاب
1:10 am	ریئل ٹاک
2:15 am	فقہی مسائل
2:50 am	گلشن وقف نو
5:15 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
5:35 am	تلاوت اور درس حدیث
6:00 am	لقاء مع العرب
7:00 am	فقہی مسائل
7:35 am	حضرت مسیح ناصریؑ
8:15 am	دعائے مستجاب
8:55 am	خطبہ جمعہ 27 جنوری 2006ء
10:05 am	اجتماع مجلس انصاراللہ یوکے
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:20 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
12:15 pm	یسرنا القرآن
12:40 pm	خلافت کا سفر
1:05 pm	فیتھ میٹرز
2:15 pm	سیرت النبی ﷺ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:20 pm	زندہ لوگ
6:00 pm	بنگلہ سروس
7:05 pm	ترجمۃ القرآن
8:25 pm	سیرت النبی ﷺ
9:15 pm	خلافت کا سفر
9:40 pm	یسرنا القرآن
10:00 pm	فیتھ میٹرز
11:05 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2010ء

ربوہ میں طلوع وغروب 31۔اکتوبر

طلوع فجر	4:56
طلوع آفتاب	6:21
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:22

درخواست دعا

مکرم عاطف لطیف ساہواڑی صاحب مغلپورہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد محترم لطیف احمد طاہر صاحب کو ڈینگی بخار اور ہائی بلڈ پریشر ہے جس کی وجہ سے ناک سے زیادہ خون آنے کی وجہ سے ناک کی وین خراب ہوگئی ہے۔ آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ دے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔

مغل بینکوئیٹ ہال

ایک نام | ایک معیار | مناسب دام

کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام

کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے

پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ڈسکاؤنٹ مارٹ
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
جیولری۔انڈین پولکی، برائیڈل سیٹ، کاسمیٹکس، ہوزری، پرفیوم
0343-9166699,0333-9853345

چھوٹے بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب: 0344-7801578

ڈینگو بخار کا علاج
بخار کے دوران
1- GHP-451GH قطرے قیمت-/130 روپے
2- AHS-51 (25 گرام) گولیاں قیمت-/30 روپے
جب بخار نہ ہو یا بخار سے محفوظ رہنے کیلئے
3- AHS: 51 (25 گرام) گولیاں قیمت-/30 روپے
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور رحمٰن کالونی ربوہ
PH:047-6211399,6212399,6212217

FR-10